❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ (البقرہ:18)

یعنی (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں (تو تُو جواب دے کہ) مَیں (ان کے) پاس ہی ہوں۔ مَیں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں۔

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے ایک شعر کے ایک مصرع "وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم" پر گفتگو کرنی ہے۔ مکمل شعر یوں ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اَب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

تقریر کے آغاز پر متلوّ آیت کریمہ میں خدا تعالیٰ اپنی ہستی کی دلیل میں اپنے کلام کو پیش کر رہا ہے۔ اس کے بالمقابل قرآن کریم کے دوسرے کئی مقامات پر بتوں کا اِس صفت سے عاری ہونا ان کے باطل ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ قرآن کریم نے جس خالق کائنات اور قادر مطلق ہستی کا ہمیں پتہ دیا ہے وہ ہمارا زندہ خدا ہے جو تمام نقائص سے پاک اور اُس کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا وہ جس طرح پہلے اپنے پیاروں کی دعائیں سنتا تھا اب بھی سنتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیارے انبیاء دنیا میں آکر انسانوں کو اپنے تعلق اور ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر زندگی کے حقیقی سرچشمہ یعنی زندہ خدا کا پتہ دیتے ہیں۔ زندہ خدا سے ان کے تعلق اور ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی کیفیت دعا اور استجابتِ دعا کی عملی تصویر ہوتی ہے۔ مذہب کی دنیا میں پیش آنے والے ان گنت واقعات زندہ خدا کے وجود کا پتہ دیتے ہیں۔ مندرجہ بالا آیت سے ظاہر ہے کہ جو خدا کلام کرنے کی صفت سے عاری ہو چکا ہے وہ زندہ خدا کہلانے کا حقدار نہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ تمام نقائص سے پاک ہے اور اس کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ایسا عقیدہ جس سے خدا تعالیٰ کی عالی شان میں نقص ماننا لازم آتا ہے، درست نہیں۔ جماعت احمدیہ اور عام مسلمانوں کے درمیان جن مسائل کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک "وحی و الہام" کا مسئلہ ہے۔ اِس بارہ میں عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی و الہام کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور اب قیامت تک خدا تعالیٰ کی اپنے پیاروں کے ساتھ ہمکلام ہونے کی صفت موقوف ہو گئی ہے۔

اب کہیں بولتا نہیں غیب جو کھولتا نہیں
ایسا اگر کوئی خُدا تم نے بنا لیا تو کیا

اس کے برعکس جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ:

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اَب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

گویا ہمارا اللہ بولتا ہے اور اپنے پیارے و محبوب بندوں میں سے کلیم بھی بناتا ہے جو اپنے اللہ سے باتیں کرتے ہیں۔ کلیم کے معنی باتیں کرنے والے کے ہیں۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو "کلیم اللہ" کے لقب سے نوازا رکھا ہے۔

سامعین! جماعت احمدیہ اپنے اس مؤقف کی تائید میں عقلی و نقلی دلائل پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ (حٰمٓ السّجدہ: 31) یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اسی جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

اس آیت کریمہ میں فرشتوں کے نزول کے لئے تَتَنَزَّلُ کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے جو فعل مضارع کا صیغہ ہے۔ جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں۔

پس آیت کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خدا ماضی میں فرشتوں کے ذریعہ اپنے نیک بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا وہ خدا اب بھی وحی و الہام کی صورت میں کلام کرتا ہے اور آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفات دائمی ہیں۔ مذہب کی دنیا میں پیش آنے والے ان گنت واقعات زندہ خدا کے وجود کا پتہ دیتے ہیں۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

(دُرِّ ثمین)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گزرے ہیں جو نبی تو نہیں تھے مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ اُن سے ہمکلام ہوتا تھا۔ اگر میری امت میں ایسے (خوش نصیب) ہوئے ہیں تو اُن میں سے ایک عمر بھی ہو گا۔"

(بخاری کتاب المناقب باب ماجاء فی مناقب عمر)

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کئی الہام احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو ایرانیوں کے خلاف جنگ کے دوران لکھا کہ "مجھے القاء ہوا کہ تمہارے مقابلے میں دشمن کو شکست ہو گی۔"

(مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعھد النبوی والخلافۃ الراشدۃ صفحہ 409)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت میں آتا ہے کہ آپ ایک دفعہ خطبہ دے رہے تھے کہ خطبہ دیتے ہوئے آپ کی زبانِ مبارک سے یَا سَارِیَۃَ الْجَبَل کہ اے ساریہ! پہاڑ کی طرف ہو جاؤ۔ کے الفاظ تین دفعہ بلند آواز سے ادا ہوئے۔ اُن دنوں ساریہ نامی ایک سپہ سالار جنگ لڑ رہے تھے۔ آپ اور آپ ساتھیوں نے بھی یہ الفاظ سنے اور وہ پہاڑ کی طرف پُشت کر کے صف بندی کر کے کھڑے ہو گئے اور دشمن پر فتح پائی۔ یہ ایک ایسا نظارہ تھا اور "وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم" کا ایک منہ بولتا عملی ثبوت تھا جسے حضرت عمرؓ اور حضرت ساریہ کے ساتھیوں نے بیک وقت سُنا اور حیران بھی ہوئے اور فتح ہوتی بھی دیکھی۔

پیارے دوستو! القاء اور کشف وغیرہ، الہام ہی کی ایک قسم ہے۔ اُمتِ مسلمہ کے اکثر علماء بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی سلسلہ وحی و الہام جاری ہے۔ اُمتِ محمدیہ میں بہت سارے ایسے بزرگ اور اولیاء گزرے ہیں جن کے الہامات ثابت ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ رات کی عبادت کے وقت یہ آواز سنتے تھے۔

"اے ابو حنیفہ! تُو نے میری خدمت کو خالص کیا اور میری معرفت کو کمال تک پہنچایا۔ اس لئے مَیں تجھے اور تیری سچی اتباع کرنے والوں کو بخش دوں گا۔"

(روح البیان جلد 1 صفحہ 144)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

"اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل کی اور فرمایا۔ میں تجھے وہ طریقہ دوں گا جو ان تمام طریقوں میں جو اس وقت رائج ہیں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ تک پہنچانے میں قریب ہو گا اور سب سے زیادہ مضبوط ہو گا۔"

(تفہیمات الٰہیہ جلد نمبر 1 صفحہ 45)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

امام رازی اپنی کتاب تفسیر کبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ
”ملائکہ انسانوں کی روحوں میں الہاموں کے ذریعہ سے اپنی تاثیر نازل کرتے ہیں اور یقینی کشفوں کے ذریعہ سے ان پر اپنے کمالات ظاہر کرتے ہیں۔“
(التفسیر الکبیر از امام الرازی جلد نمبر 7 صفحہ 370)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ
”اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ یہ مقربین ہی کی علامت ہے اور اس قرب کی خصوصیتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ فرشتے ایسے شخص کو پکارتے ہیں جس طرح کہ مریم کو پکارا تھا۔“
(تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 123)
ان کے علاوہ بھی امت میں بیسیوں صاحبِ الہام بزرگ گزرے ہیں۔ امت محمدیہ کے بہت سارے بزرگوں کے ایسے اقوال موجود ہیں جن میں حضرت امام مہدی علیہ السلام پر وحی والہام بذریعہ جبریل تسلیم کیا گیا ہے۔
”مہدی الہام کے ذریعہ شریعت کی باریکیاں سمجھ کے لوگوں تک پہنچائے گا۔“
(اسعاف الراغبین قول محی الدین ابن عربی صفحہ 145)
حضرت اقدس مسیح موعودؑ الہام ووحی کے سلسلہ کے بند نہ ہونے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
”اسلام زندہ مذہب اور ہماری کتاب زندہ کتاب اور ہمارا خدا زندہ خدا اور ہمارا رسول زندہ رسول۔ پھر اس کے برکات، انوار اور تاثیرات مردہ کیونکر ہو سکتی ہیں؟ میں اس مخالفت کی کچھ پروا نہیں کر سکتا۔ ان کی مخالفت کے خیال سے میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول اور اس کی کتاب کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ لاہور میں عبدالحکیم نام ایک شخص سے میری گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ الہام پہلی امتوں کا خاصہ تھا۔ یہاں تک کہ عورتوں کو بھی وحی ہوتی تھی مگر اس امت میں یہ دروازہ بند ہے۔ کیسے شرم کی بات ہے۔ کیا یہ امت بنی اسرائیل کی عورتوں سے بھی گئی گزری ہوگئی اور خدا تعالیٰ نے اس کے لیے یہی چاہا ہے کہ وہ خیر الامم کہلا کر بھی محروم رہے؟“
(ملفوظات جلد 8 صفحہ 87-90 ایڈیشن 1984ء)
عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر وحی والہام کا دروازہ بند ہے تو پھر امام مہدی کو کیسے معلوم ہو گا کہ وہ امام مہدی ہے۔ یقیناً خدا تعالیٰ بتائے گا کہ تو امام مہدی ہے۔ اسی بتانے کا نام ہی تو وحی والہام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:
”دنیا میں جس قدر قومیں ہیں کسی قوم نے ایسا خدا نہیں مانا۔ جو جواب دیتا ہو اور دعاؤں کو سنتا ہو۔ کیا ایک ہندو ایک پتھر کے سامنے بیٹھ کر یا درخت کے آگے کھڑا ہو کر یا بیل کے روبرو ہاتھ جوڑ کر کہہ سکتا ہے کہ میرا خدا ایسا ہے کہ مَیں اس سے دعا کروں۔ تو یہ مجھے جواب دیتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا ایک عیسائی کہہ سکتا ہے کہ مَیں نے یسوع کو خدا مانا ہے وہ میری دعا کو سنتا ہے اور اس کا جواب دیتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بولنے والا صرف ایک ہی ہے جو اسلام کا خدا ہے جو قرآن نے پیش کیا ہے۔ جس نے کہا اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (المومن:61) کہ تم مجھے پکارو مَیں تم کو جواب دوں گا اور یہ بالکل سچی بات ہے۔ کوئی ہو جو ایک عرصہ تک سچی نیت اور صفائی قلب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہو۔ وہ مجاہدہ کرے اور دعاؤں میں لگا رہے۔ آخر اس کی دعاؤں کا جواب اُسے ضرور دیا جاوے گا۔“
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 148 ایڈیشن 1988ء)

حمد و ثناء اُسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

(دُرِّ ثمین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یاد رہے کہ بندہ تو حسن معاملہ دکھلا کر اپنے صدق سے بھری ہوئی محبت ظاہر کرتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ اس کے مقابلہ پر حد ہی کر دیتا ہے۔ اس کی تیز رفتار کے مقابل پر برق کی طرح اس کی طرف دوڑتا چلا آتا ہے اور زمین اور آسمان سے اس کے لئے نشان ظاہر کرتا ہے اور اس کے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن بن جاتا ہے اور اگر پچاس کروڑ انسان بھی اس کی مخالفت پر کھڑا ہو تو اُن کو ایسا ذلیل اور بے دست و پا کر دیتا ہے جیسا کہ ایک مرا ہوا کیڑا اور محض ایک شخص کی خاطر کے لئے ایک دنیا کو ہلاک کر دیتا ہے اور اپنی زمین و آسمان کو اس کے خادم بنا دیتا ہے اور اس کی کلام میں برکت ڈال دیتا ہے اور اس کی تمام در و دیوار پر نور کی بارش کرتا ہے اور اس کی پوشاک میں اور اس کی خوراک میں اور اس مٹی میں بھی جس پر اس کا قدم پڑتا ہے ایک برکت رکھ دیتا ہے اور اس کو نامراد ہلاک نہیں کرتا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 225)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہو گی۔"

(الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُس کا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اُس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اُس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اُن امور کے جو اُس کی شان کے مخالف ہیں یا اُس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اُس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے"۔

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 311)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس زندہ خدا کا پیغام اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی اتباع میں دنیا کو پہنچانے والے ہوں اور دنیا کو یہ احساس دلانے والے ہوں کہ زندہ خدا ہے، موجود ہے، اب بھی سنتا ہے، نشان بھی دکھاتا ہے۔ اس کی طرف لَوٹو۔ اس کی طرف آؤ اور ہم خود بھی اس خدا سے زندہ تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کی صفات کا صحیح ادراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اس کے انعامات کے وارث ہوں۔ ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے شرک سے ہر طرح محفوظ رہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اپریل 2014ء)

پھر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے جلوے ہمیشہ نظر آتے رہیں۔ اور آج زندہ مذہب ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس کا عملی ثبوت صرف اور صرف اسلام ہی دیتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے اب بھی وہ جس کو بھی چاہے کلیم بنا سکتا ہے۔ اُس سے اب بھی بولتا ہے، دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب دیتا ہے اور اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔ اور اس زمانے میں اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جس کے اس زمانے میں آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

پس مسلمانوں میں بھی آج جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قادر و مقتدر یقین کرتا ہے۔ اس یقین پر قائم ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی وہی قدرتیں رکھتا ہے، وہی قدرتیں دکھاتا ہے جیسا کہ ازل سے دکھاتا چلا آرہا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اب تمام قسم کے انعامات کے حصول کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل

ہی مل سکتا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، مسیح موعود و مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کامل عاشقِ صادق ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ اور پھر آپ سے تکمیلِ تبلیغ ہدایت کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012ء)

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اَب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبدالحمید صاحب کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡